AL-ILM Journal

Volume 6, Issue 1

ISSN (Print): 2618-1134
ISSN (Electronic): 2618-1142

Issue: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/
URL: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/

Title عصر حاضر میں قلت آب کامسئلہ اور اسکا حل : تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں ایک جائزہ

Author (s): Dr. Kalsoom Pracha
Robina Nargus

Received on: 09 May, 2022
Accepted on: 15 June, 2022

Published on: 25 June, 2022
Citation: English Names of Authors, "Asr e Hazir main Qillat Aab ka Masala aour uss ka Hal:Taalimat Nabavi ﷺ ki roushani main", AL-ILM 6 no 1(2022):108-128
Publisher: Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

عصر حاضر میں قلت آب کا مسئلہ اور اسکا حل: تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں ایک جائزہ

ڈاکٹر کلثوم پراچہ*

روبینہ نرگس**

Abstract

The whole world is currently facing a serious water crisis. Water scarcity in Pakistan has reached alarming levels. Particularly the growing population, migration towards cities, deficiencies of governance and climate change are the major reasons for the crisis. It is a well-known fact that the survival and growth of not only human beings but all animals, trees, plants, etc. depend on water. Pakistan's three largest reservoirs, Mangla, Tarbela and Chashma, are running low. More than 50 million Pakistanis are forced to use contaminated water. On the other hand, when the rainy season comes in the country, not only the river overflows but also the time of severe flood comes and the country becomes a victim of further destruction but this water, a blessing of Allaah is not reserved for the benefit of the people. And if serious steps are not taken to protect water, there is a real fear that the nations of the world will start shedding each other's blood for water. The Seerah of the Holy Prophet (ﷺ) is a mirror of the Holy Qur'an, the source of enlightenment, the source of enlightenment and the best solution to the problems. The Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) did not limit the solution to the water crisis in the state of Madinah to the discovery and digging of water resources, but gave step-by-step guidance on how to use the water, a gift of Allah and how to keep safe. Therefore, at the request of the Messenger of Allah (ﷺ), a legendary companion, Uthman bin Affan dedicated the Beer (well) of Roomah to the citizens of Madinah. He strictly forbade the wastage of water and He also said that digging wells and releasing canals is a process whose reward continues even after death. Therefore, it is necessary to prevent the wastage of water by following the Sunnah of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). This article identifies appropriate measures in the light of Islamic teachings regarding the solution to the serious problem of water scarcity.

Keywords: Water Scarcity, Major Reasons for the Water Crisis, the Trend of Water Losses, Water Policy of the Prophet, Solution of the Crisis.

*چیئرپرسن شعبہ علوم اسلامیہ و تقابل ادیان، دی ویمن یونیورسٹی، ملتان

**ایم فل سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ و تقابل ادیان، دی ویمن یونیورسٹی، ملتان

پانی کا معنی و مفہوم

پانی سنسکرت سے ماخوذ ہے۔ انگریزی میں اسے "واٹر" فارسی میں "آب" اور عربی میں "الماء" کہا جاتا ہے۔ یہ ایک بے رنگ، بے بو اور بے ذائقہ مائع ہے۔ پانی تمام حیات کے لیے نہایت اہم ہے۔ پانی نے کرہ ارض کے 70.9 فیصد حصے کو گھیرا ہوا ہے۔ کیمیائی طور پر ایک ایٹم آکسیجن اور دو ایٹم ہائیڈروجن سے مل کر بنتا ہے۔ "الماء" کا مادہ "موہ"[1] ہے۔

تاج العروس میں ہے:

(الماء) اسم جنس افرادی وهمزه الماء ، منقلبةءن هاء يوقف على الممده وو بالقصر والمد ۔[2]

"الماء منفرد اسم جنس ہے اصل میں موہ" ہے اس میں "ھاء" کو "ہمزہ" سے بدل دیا گیا ہے۔ یہ زیر کے ساتھ اور پیش کے ساتھ بھی آتا ہے

جمہرۃ اللغۃ میں "موہ" مادہ کا مطلب یہ ہے:

(موه)" الماء": معروف واصله الهاء مكان الهمزة كانه ماه ۔ تقول : ماهت الركى اذا اكژ ماؤها۔ ويجمع الماء امواها ۔وامواء ۔ وانشد ۔[3]

"موہ" اصل ہے۔ "الماء" معروف ہے۔ اسکے اصل "ھاء" ہے۔ جسے ھمزہ سے بدل دیا گیا ہے گویا کہ اصل میں "ماء" تھا۔ کہتے ہیں کنوئیں میں پانی کم ہے جب اس میں بہت زیادہ پانی ہو جائے تو اسکی جمع "الماء" ۔ "امواھا" "امواء" ہے۔

" موه: الماء والماه والمائة : المعراف ۔"[4]

"اصل "موہ" ہے اور اسکا معروف الماءُ والماہُ والماءۃ" ہے

لسان العرب میں اس طرح بیان کیا ہے:

قال الجوهری الماء الذی يشرب والهمزة فيه مبدلة ۔من الال هاء وفی موضع واصل ه موة ۔[5]

"جوہری کہتے ہیں: پانی وہ جو پیا جائے اسکے ھاء کو ھمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ جو حرکت کے ساتھ ہے۔"

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ "الماء" کا مادہ "موہ" ہے۔ اور اسکی اصل "ھاء" ہے جسے "ھمزہ" سے بدل دیا گیا ہے۔ گویا کہ اصل میں یہ "ماہ" تھا۔ عربوں کے ہاں آج بھی یہ لفظ "موہ" ہی بولا جاتا ہے

انگریزی میں پانی کے لیئے جو الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔[6] PolishModesty,,Luster,water وہ یہ ہیں

پانی کی اقسام: پانی کی دو اقسام ہیں

الماء المطلق : هوالذی بقی علی اصل خلقته ولم تخالطه نجاسته ، ولم يعلب عليه شیء طاهر

الماء المسعتمل : كل ما ازيل به الحديژ ، اواستعمل فی البدن علی وجه التقرب ۔[7]

الماء المطلق سے مراد وہ پانی جو اپنی تخلیق پر باقی رہے نہ نجاست اس میں ملے اور نہ طہارت اس پر غالب آئے۔ الماء المستعمل سے مراد وہ پانی ہے جس سے نجاست کو زائل کیا جائے۔ یا بدن پر تقرب کے لیے استعمال کیا جائے۔فقہاء نے پانی سے مراد ایک بے ذائقہ بے رنگ و بو سیال مشروب لیا ہے جو کائنات کے لیے ضروری ہے اور تخلیق کائنات کا لازمی عنصر ہے جسے حاصل کرنے کے دو ذرائع زمین و آسمان ہیں۔

پانی کی ضرورت واہمیت قرآن وسنت کی روشنی میں

پانی اللہ کی بیش قیمت نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے ۔ تخلیق انسانی سے لے کر تخلیق کائنات تک سبھی چیزوں میں پانی اور ہوا کی جلوہ گری نظر آتی ہے ۔ پانی انسانی زندگی ہی میں نہیں بلکہ کائنات کا ایک بہترین تحفہ ہے۔ قرآن مجید میں 63 مقامات پر (ماء) پانی کا ذکر آیا ہے جس سے خود اندازہ لگایا جا
سکتا ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لیے کس قدر ضروری ہے۔

پانی ایک بابرکت تحفہ ہے: فرمان الٰہی ہے:

ونزلنا من السماء ماء مبارکا[8]

"اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی نازل فرمایا۔"

تمام جاندار اشیاء میں جان اور روح کو باقی رکھنے کے لیے پانی اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے پانی کو بابرکت بنایا ہے پانی کی اہمیت مسلمہ ہے اگر پانی نہ رہے تو انسانی نظام حیات معطل ہو جائے گا۔ پانی کی کرم فرمائی ایسی ہے کہ خشک و بنجر زمین تھوری محنت سے سبزہ زار ہو جاتی ہے اور سبزیوں، غلوں، بیجوں اور پھلوں وغیرہ ہی سے انسان کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ تمام جاندار، پیڑ پودے اور تمام چیزیں جن میں حیات کا عنصر پایا جاتا ہے انکی بقاء اور افزائش کا انحصار پانی پر ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

وھو الذی انزل من السماء ماء فاخرجنا بہ نبات کل شیئ ۔[9]

"اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر اسکے ذریعے سے ہر قسم کی بناتات اگائی۔"

اللہ تعالیٰ نے پانی کو بے رنگ پیدا کیا ہے اس کا کوئی ذائقہ نہیں بنایا بارش کے پانی کی بو نہیں ہوتی۔ ایک زمین پر ایک ہی پانی برستا ہے، لیکن اس سے پیدا ہونے والے باغات میں انگور، فصلوں، کھجوروں، کئی تنوں والے درخت ہوتے ہیں۔ ان مین سے ہر ایک کا ذائقہ دوسرے سے بڑھ کر ہوتا ہے کچھ میٹھے تو کچھ کڑوے، کسی میں بیماری سے کوئی شفاء کا باعث ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وينزل من السماء ماء فيحيي به الارض بعد موتها۔

"اور آسمان سے بارش برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے۔"

پانی نعمت الٰہی ہے اور بارش رحمت الٰہی ہے پانی کے بے شمار فوائد ہیں بارش کا پانی پاک، میٹھا اور مفید ہوتا ہے۔ پانی کے ذریعے جن ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے امیں سے ایک اہم کام ناپاک چیزوں کو پاک کرنا ہے۔ حدث اکبر ہو یا اصغر اسکو دور کرنے کے لیے پانی کلیی کردار ادا کرتا ہے اسلام کی تقریبا تمام عبادات کا مدار طہارت پر ہے۔ جس کے لیے پانی بنیادی جز ہے بارش کا پانی جسم اور دل کو پاک کرتا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اذا يغشيكم النعاس امنة وينزل عليكم من السماء ماء ليطهركم به ويذهب عنكم رجز الشيطان۔[10]

"اس وقت کو یاد کروں جب اللہ تم پر اونگھ طاری کرتا ہے اپنی طرف سے سکون دینے کے لیے اور تم پر آسمان سے پانی برسارہا تھا کہ اس پانی کے ذریعے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطان کے وسوسے دفع کر دے۔"

ارشادِ الٰہی ہے۔

وجعلنا من الماء كل شيءٍ حي افلا يومنون[11]

"اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان نہ لائیں گے۔"

زمین جب مردہ ہو جاتی ہے تو آسمان سے آب حیات بن کر بارش ہوتی ہے اور اس طرح تمام مخلوق کے لیے زندگی کا سامان مہیا کرتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کی دُعا مبارکہ ہے:

اللهم اجعل حبك احب الي من نفسي واهلي ومن الماء البارد۔[12]

ترجمہ: "اے میرے اللہ میرے دل میں اپنی محبت میری جان، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے زیاہ پیاری بنادے۔"

یہاں پر اللہ عزوجل کی محبت کو ٹھنڈے پانی کی محبت سے زیادہ کرنے کی دُعا کی جس سے پتہ چلتا ہے کہ ٹھنڈا پانی بڑی نعمت ہے۔ آپ ﷺ نے کنوئیں کھودنے اور بنوانے کی ترغیب دلائی۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْمَاءُ"، قَالَ: فَحَفَرَ بِئْرًا، وَقَالَ: هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ[13]

ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور میں اس کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کنواں بنوادو، صحابی نے کنواں بنوادیا۔"

فَقَالَ: أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْجَبُ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْمَاءُ" ۔ "[14]

"کون ساصدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :پانی)کاصدقہ "

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، أَسْمَعُهُ يَقُولُ: "الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْكَلَإِ، وَالْمَاءِ، وَالنَّارِ ۔[15]

"ایک مہاجر کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین بار جہاد کیا ہے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنتا تھا" :مسلمان تین چیزوں میں برابر برابر کے شریک ہیں یعنی ان سے سبھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں(1) پانی نہر و چشمے وغیرہ کا جو کسی کی ذاتی ملکیت میں نہ ہو(2) گھاس جو لاوارث زمین میں ہو اور (3) آگ جو چقماق وغیرہ سے نکلتی ہو۔"

اس حدیث کی بنیاد پر کہ جا سکتا ہے کہ اگر کسی کی خاص ملکیت میں پانی ہو تو بھی ضرورت مندوں کو اس سے منع نہیں کیا جا سکتا۔

پانی اپنی ذات سے مباح ہے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا ایسی کون سی شے ہیں کہ جس سے انسانوں کو منع نہیں کیا جا سکتا۔؟

عن إياس بن عبد، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم " نهى عن بيع فضل الماء." ۔ "[16]

"ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاضل (پینے کے) پانی کے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔"

ایشیائی ممالک میں پانی کا تناسب

ایشیاء اور بحر الکاہل کے علاقے میں آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور صنعتی شعبے کی ترقی کی وجہ سے پانی کا معیار بہت متاثر ہے، اور پینے کے صاف پانی تک رسائی دشوار ہوتی جا رہی ہے۔

اقوام متحدہ کے پانی کے مسائل سے متعلق ماہرین کا کہنا ہے کہ اس خطے کی آبادی 4 ارب نفوس تک پہنچ چکی ہے۔ اس لیئے پانی کی ضروریات پوری کرنے کے سلسلے میں یہاں آبادیوں کے درمیان باہمی تنازعات اٹھ کھڑے ہو سکتے ہیں۔ انجینئر ظفر وٹو کہتے ہیں، آج سے پندرہ سال پہلے ناروے کے محکمہ بجلی کے ہیڈ آفس جانے کا اتفاق ہوا تھا

تو وہاں کئی سال ایڈوانس میں ممکنہ طور پر میسر ہونے والے پانی کے تخمینے اور اس سے بننے والی بجلی کے خریداری کے لئے بولی سٹاک ایکسچینج میں اپنے سامنے لائیو لگتے دیکھی تو ماتھا ٹھنکا کہ حالات کس طرف جارہے ہیں۔

ملائیشیا کا محکمہ آب پاشی آج سے بیس پچیس سال پہلے ہی پورے ملک سے ممکنہ طور پر پیدا ہونے والے پانی کے حجم کی مقدار ہر پندرہ منٹ بعد انٹرنیٹ پر بالکل مفت آن لائن دستیاب کر دیتا تھا تاکہ پانی کے بارے میں بروقت فیصلے کئے جاسکیں۔ بارش کا سارا پرانا ریکارڈ فری میں دستیاب ہوتا تھا۔

ہمارے محکمہ موسمیات سے بارش کے پانی کا پرانا ریکارڈ حاصل کرنے کے لئے ایڈوانس میں پیسے کیش ڈیپازٹ کروانے پڑتے ہیں اور پھر بھی پورا ڈیٹا دستیاب نہیں ہوتا۔ جو ملتا ہے وہ بہت مہنگا ہوتا ہے۔ تقریباً ہزاروں روپوں کی قیمت میں اور وہ بھی کبھی درمیان سے ادھورا ہوتا ہے۔

آنے والا منظر نامہ بہت تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔ دنیا کی دو تہائی آبادی 2030 سے پہلے پہلے ہی پانی کی کمی کا شکار ہونے جارہی ہے۔ پانی کے حوالے سے ہماری موجودہ روش ہمیں مستقبل میں کچھ نہایت ناپسندیدہ قسم کے کام کرنے پر مجبور کرسکتی ہے۔ جنہیں کھل کر لکھا جائے تو اس وقت ایک مذاق لگے گا۔

ایک رپورٹ میں اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ ایشیاء اور بحرالکاہل کے ملک اپنی کثیر آبادی کی وجہ سے پانی کی فراہمی سے متعلق فہرست میں تقریبا آخری نمبر پر ہیں۔ اس خطے میں دستیاب پانی کا تقریبا 80 فیصد زراعت پر صرف ہوتا ہے مگر اسکے ساتھ ساتھ وہاں صنعتی شعبوں میں بھی پانی کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ چین اور ویت نام میں صنعتی شعبے میں پانی کا استعمال 1992ء سے تین گنا ہو چکا ہے۔

پانی کا معیار اور اسکی آلودگی ایشیائی ممالک کو درپیش ایک سنگین مسئلہ ہے۔ ترقی کے عمل کے باعث پانی زیادہ سے زیادہ آلودہ ہوتا جارہا ہے اور زیادہ تر بڑے شہری علاقوں میں پانی کا معیار پہلے سے کہیں زیادہ گر چکا ہے ماضی کے مقابلے میں پانی اب بہت زیادہ آلودہ ہے۔

جنوبی ایشیاء اور جنوبی چین میں خشک سالی کی وجہ سے یہ مسئلہ نئے سرے سے توجہ حاصل کر رہا ہے کچھ علاقوں میں بڑے دریاؤں اور جھیلوں میں پانی کی سطح گر کر گزشتہ 50 سال سے زیادہ عرصے میں کم ترین سطح تک پہنچ چکی ہے۔

کئی ملکوں میں پانی کی فراہمی کی صورت حال مزید خراب ہو سکتی ہے خاص طور پر علاقے کے غریب ترین ملکوں میں مالدیپ، بھارت، پاکستان، ازبکستان، افغانستان اور فلپائن ان سب ممالک کو پانی کی فراہمی میں بڑھتی کمی، اسکے ناقص معیار اور بڑھتی ہوئی آبادیوں کی وجہ سے پانی کی قلتوں کا سامنا ہے۔

ایشیاء کل آبادی کا 60 فیصد ہے لیکن اسکے پاس 36 فیصد پانی کے ذخائر ہیں۔ ہر سال کرہ ارض پر 0-11 ٹریلین لیٹر بارش ہوتی ہے۔ جسکا 92 فیصد مختلف وجوہ کی بناء پر ضائع ہو جاتا ہے اس وقت فی کس پانی کی دستیابی کی شرح 6000 کیوبک میٹر سالانہ ہے۔ انسانی، زرعی، صنعتی اور ماحولیاتی ضرورت کے لیے 1000 کیوبک میٹر سالانہ کی ضرورت ہے۔ جنوبی ایشیاء میں پانی کے معاملات اپنے تنوع، قدرتی، سیاسی، سماجی، معاشی اور تاریخی اعتبار سے بہت زیادہ پیچیدگی کے حامل ہیں۔

اندیشہ ہے کہ 2025ء تک 3 ارب لوگ پانی کی کمی کا شکار ہوں گے جس میں ایشیاء اور افریقہ کے لوگوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو گی۔ پاکستان ایک خود مختار ریاست ہے جو جنوبی ایشیاء میں واقع ہے اسکی 1046 لو میٹر (3432000 فٹ) طویل سرحد جنوب میں بحیرہ عرب اور خلیج عمان کے ساتھ ساتھ ساحلی پٹی ہے۔ اور مغرب میں افغانستان، جنوب مغرب میں ایران، مشرق میں بھارت اور شمال مشرق میں چین سے لگتی ہے۔[17]

پانی کی رسد کمزور اور بڑے نقصانات سے دوچار ہے

نیم بنجر ملک ہونے کی وجہ سے پاکستان دریائے سندھ اور اسکی شاخوں کابل، جہلم، چناب، راوی اور ستلج سے پانی کی فراہمی پر بھاری انحصار کرتا ہے جن سے سالانہ 140 ملین ایکڑ فٹ سے زائد ملتا ہے اس سے ایک دریا پر انحصار کمزوری ظاہر ہوتی ہے اور اس دریا کو بھارت کے ساتھ آبی تنازعات کی وجہ سے عدم تحفظ کا سامنا ہے۔

پانی کی دستیابی ایک علاقائی تقابل: جنوبی ایشیائی ممالک کے تقابل سے پتہ چلتا ہے کہ ایک بنجر ملک ہونے کی وجہ سے پاکستان اپنے پانی کی رسد کا بیشتر حصہ دریا کے پانی سے حاصل کرتا ہے۔ جنوبی ایشیاء کے دیگر ممالک میں استوائی مون سون بارشوں کی وجہ سے صورتحال اطمینان بخش ہے اور وہاں پر سالانہ اوسط بارش 1000 ملی لیٹر سے زیادہ ہوتی ہے۔

پانی کے واحد ذریعے سندھ اور اسکی شاخوں پر انحصار پاکستان کی مشکلات بڑھانے کا باعث ہے اسکے مقابلے میں بھارت متعدد دریاؤں پر انحصار کرتا ہے۔ ملک میں پانی کے وسائل پر دباؤ زیادہ کی وسعت اس کے قابل تجدید تازہ پانی کے ذخائر پر دباؤ اور پینے کے پانی اور نکاسی کی سہولتوں تک کم لوگوں کی رسائی سے ظاہر ہوتا ہے ایک زیادہ وسیع اظہاریے کے مطابق پاکستان کی درجہ بندی ان ممالک میں کی جاتی ہے جہاں پر پانی کی قلت ہے۔

آئی ایم ایف کی رپورٹ کے مطابق دنیا میں قلت آب کے شکار ملکوں میں پاکستان تیسرے نمبر پر پہنچ چکا ہے جسکی وجہ پانی ذخیرہ نہ کرنا ہے اور اسکا نامناسب استعمال ہے پاکستان میں 1951ء میں ہر شہری کے لیے پانچ ہزار چھ سو کیوبک میٹر پانی دستیاب تھا جو اکم ہو کر 1 ہزار کیوبک میٹر سے بھی کم رہ گیا ہے۔

مذکورہ خراب ترین صورتحال پر قابو نہ پایا گیا تو پاکستان میں اگلے بیس سال بعد 2028ء میں چالیس فیصد عوام کو پانی دستیاب نہ ہوگا یہ صورتحال پاکستان کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ اگر اس جانب فوری توجہ نہیں دی گئی تو یقیناً کسی دشمن ملک کی کاروائی کے بغیر ہی پاکستان اور اسکی آبادی کا ایک بڑا احصہ ہولناک جانی ومالی تباہی سے دوچار ہو سکتا ہے۔ پاکستان کا 90 فیصد پانی زراعت اور آبپاشی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور آج بھی ملک میں صدیوں پرانا آبپاشی کا نظام چل رہا ہے۔ جسکی وجہ سے ایک اندازے کے مطابق 45 فیصد پانی ضائع ہوتا ہے۔ آلودہ پانی پینے کے باعث پاکستان میں ہر سال 52 ہزار بچے اسہال، ہیضے اور دیگر بیماریوں سے جان بحق ہو جاتے ہیں۔ صرف 15 فیصد آبادی کو صاف پانی میسر ہے اور 85 فیصد آبادی آلودہ پانی پینے پر مجبور ہے۔

اب جبکہ پاکستان بھی قلت اب کے مسئلے کی شدید لپیٹ میں آچکا ہے اور پانی کے بغیر زندگی کا تصور ناممکن ہے تو ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان میں قلت آب کے سنگین مسئلے کو قومی سلامتی کے مسئلے سے تعبیر کیا جائے۔[18]

عہد نبوی ﷺ میں پانی کا انتظام: عہد نبوی ﷺ میں پانی کے خاص ذخیرے کنوئیں تھے مکہ مکرمہ میں بھی ان کی کافی تعداد تھی اور مدینہ میں بھی ان کنوؤں کے علاوہ بھی بعض دوسرے ذخائر تھے جیسے تالاب اور چشمے وغیرہ مگر انکا معاملہ محدود تھا کہ وہ خاص علاقوں میں تھے اور انکا استعمال بھی صرف ان لوگوں تک ہی محدود تھا۔

بہر حال رسول اللہ ﷺ کی مکی حیات طیبہ ہو یا مدنی زندگی مبارکہ دونوں میں کنوؤں اور انکے پانی کی اہمیت نظر آتی ہے وہ آب رسائی کے ذریعے بھی تھے اور انسانی ضرورت پوری کرنے کے حیات بخش وسائل بھی قبل بعثت کے زمانے میں بلکہ قدیم ہی دور میں بعض قریشی اکابر اور مکی خاندانوں نے مختلف علاقوں میں کنوئیں کھودے تھے تو ان کی ملکیت اور استفادہ کا حق سب کو تھا ان میں بعض کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔[19]

مکہ مکرمہ کے کنوئیں: مکہ کی مقدس سرزمین میں سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ اسلام نے شعب حرامین ایک کنواں "کُر آدم" کھودا تھا جس کا پانی لوگ استعمال کرتے تھے۔ اسی طرح مرۃ بن کعب بن لوی نے "رُم"۔ کلاب بن مرہ نے بنی مخزوم کے لیے "خُم" اور ہاشم بن عبد مناف نے "سجلہ" صفا اور مروہ کے درمیان کھودا تھا۔ بعد میں یہ کنواں جبیر بن معطم کے نام سے مشہور ہوا۔

عبد الشمس بن مناف نے "الطوی" بنوایا تھا جو بعد میں عقیل بن ابی طالب نے پھر بحال کیا تھا۔ امیہ بن عبد الشمس نے "الجفر" نامی کنواں جیاد میں کھودا۔ بنی وبد الشمس کے کنوئیں 'اُم جعلان" اور "علوق" بھی تھے۔ اُم ہانی کے مکاان والی جگہ قصی بن کلاب نے "النجول" نامی کنواں کھودا تھا۔

دور اسلام میں حسب ذیل کنوئیں بھی بنائے گئے۔ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا عثمانؓ نے منیٰ میں شعب آل عمر کے مقام پر بنی مخزول "بیر الشرکاء" جیاد میں "بیر عکرمہ" شعب عب عمر بن عبداللہ بن صفوان الجمحی نے ابو موسیٰ اشعری کا کنواں شعب بن ابی دُب میں جحوں کے مقام پر واقع تھا۔

"بیئر شوذب" باب بنی شیبہ کے قریب پایا جاتا تھا۔ یہ جگہ 141ھ میں خلافت مہدی عباسی کے دوران حرمین میں داخل ہو گئی تھی۔ خراش بن امیہ "بیرود" ذی طویٰ" میں "بیر وردان ذی طویٰ"، "بیر الصلاصل"، منیٰ میں عقبہ کے قریب اور "بیر سقیایہ" عرفات میں عبداللہ بن زبیر العوامؓ نے بنوایا تھا۔

علامہ تقی فاسی رحمتہ اللہ علیہ نے 58 کنوئیں بیان کئے ہیں جن میں سے معلاء سے منیٰ تک 17 کنوئیں تھے منیٰ میں 15 اور مزدلفہ میں تین کنوئیں پائے جاتے ہیں۔ عرفات مین زیادۃ الکبریٰ، زیادۃ الصغریٰ اور الشمر دقیہ کا ذکر کیا ہے۔ اور باب الشبیکہ سے تنعیم تک 23 کنوئیں بیان کیے ہیں۔ علاوہ ازیں عسقلانی، جعرانہ اور زاہر جیسے کنوئیں بھی پائے جاتے تھے۔ "جعرانہ" تو اب بھی موجود ہے، چونکہ ابتداء میں آبادی تھوڑی اور حجاج کی تعداد بھی زیادہ نہیں ہوتی تھی اسلیئے کنوئیں کے پانی سے گزر ہو جاتی تھی۔ لیکن جب آبادی اور زائرین کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تو پھر مزید انتظام کی شدید ضرورت درپیش تھی۔ چنانچہ نہریں اور برساتی تالاب بھی بنائے جاتے تھے۔[20]

مدینہ منورہ کے کنوئیں

بئر حاء: انصار میں سب سے زیادہ کھجوروں کے اموال پر مشتمل الگ آراضی حضرت ابو طلحہؓ کا وہ سب سے محبوب مال تھا اور مسجد کے سامنے تھا۔ رسول اکرم ﷺ وہاں تشریف لے جاتے اور اسکے نہایت پاکیزہ پانی کو نوش فرمایا کرتے تھے۔ ارشاد ربانی ہے:

لن تنالو البر حتی تنفقو مما تحبون۔[21]

"ہر گز حاصل نہ کر سکو گے نیکی یہاں تک کہ تم خرچ کرو اس چیز میں سے جسے تم پسند کرتے ہو۔"

جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہؓ نے رسول اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ میرا محبوب ترین مال بیر حاء ہے راہ الہٰی میں صدقہ ہے۔ اور اسکا اجر و ثواب میں اللہ کے پاس سے پانے کی اُمید کرتا ہوں۔ رسول اکرم ﷺ نے انکے صدقہ کو نفع بخش قرار دیتے ہوئے انکی تحسین فرمائی۔[22]

بئر رومہ: یہ مشہور ترین کنواں وادی عتیق میں تھا جو مدینہ منورہ کی اصل بستی کے قریب ہی تھی۔ اسکی ملکیت کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے مطابق وہ قبیلہ قرینہ کے کسی شخص کی آراضی پر واقع تھا اور بعض کے نزدیک وہ حضرت رمنہ الغفاریؓ کی ملکیت تھا اور اسکا پانی بہت میٹھا اور ٹھنڈا تھا۔ رسول اکرم ﷺ کو اسکا پانی بہت پسند تھا

اور آپ ﷺ اکثر اس پانی کو نوش فرمانے کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے ایسے ہی کئی موقعوں پر آپ ﷺ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ کوئی اسکو خرید کر فی سبیل اللہ وقف کر دے۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کو رسول اکرم ﷺ کی پسند معلوم تھی اور جب خواہش و تمنا کا علم ہوا تو آپؓ نے اسے فوراً خرید کر وقف کر دیا۔[23]

بئر حاشم: مشہور سابقین اولین میں اہم ترین انصاری صحابی حضرت ابو الہیثم بن التہیانؓ کا کنواں تھا حضرت الہیثم بن نصر اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت کرنے کا بیڑا اُٹھایا اور آپ ﷺ کے در سے چپک گیا آپ ﷺ کے لیے بئر حاشم سے پانی لاتا اس کنوئیں کا پانی بہت عمدہ تھا۔ متعدد بار آپ ﷺ کے اس کنوئیں سے استعفادے کا ذکر ملتا ہے۔

ایک بار آپ ﷺ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھوک کے عالم میں صحابی موصوف اور انکی اہلیہ محترمہ کی ضیافت سے فیضیاب ہوئے تھے دوسری بار حضرت ابو بکر صدیقؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابو الہیثم کا یہ کنواں انکی آراضی میں ایک استراحت گاہ بھی تھا۔ جہاں آپ ﷺ نے طعام و مشروب کے بعد قیلولہ اور آرام فرمایا تھا۔

بیوت السقیاء: یہ ایک نہایت عمدہ میٹھے ٹھنڈے پانی کا کنواں یا چشمہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا اسکا میٹھا پانی فراہم کیا جاتا تھا۔ حالانکہ وہ امام قتیبہ کے بقول مدینہ منورہ سے دو دن کی مسافت پر واقع تھا۔ روایات کے مطابق حضرت اسماءؓ کے فرزنداں گرامی قدر اس ہند اور حارثہؓ بیوت السقیاء سے پانی لاد کر ازواج مطہرات کے گھروں میں پہنچاتے تھے۔

بئر عرس: بئر عرس بھی ایک کنواں تھا جو بہت میٹھا پانی رکھتا تھا۔ غالباً وہ بھی کافی فاصلہ پر واقع تھا۔ حضرت رباح حبشیؓ غلام نبوی ﷺ کے اس سے پانی لانے کا ذکر موجود ہے۔

بئر مالک: بنو النضر انصاری اپنے مالک کی طرف نسبت رکھتا ہے اور انکے نام سے جانا جاتا تھا اسکا کوئی اور مخصوص نام نہ تھا۔ اسکے مالک مشہور خادم نبوی ﷺ حضرت انس بن مالکؓ کے والد ماجد اور حضرت اُم سلیم بنت ملحان انصاریؓ کے مکان کے قریب واقع تھا۔ کیونکہ حضرت ابو ایوبؓ میزبان نبوی ﷺ کی حیثیت سے رسول اکرم ﷺ کے لیے اس کنوئیں سے پانی لایا کرتے تھے اور غالباً پورے سات ماہ لے قیام نبوی ﷺ کے دوران برابر اسکے میٹھے پانی سے آپ ﷺ کو سیر اب کرایا کرتے تھے۔[24]

مدینہ منورہ کے مذکورہ بالا کنوئیں صرف اتنے ہی نہ تھے انکی تعداد کہیں زیادہ تھی اور اسکا ذکر متعدد کتابوں میں ملتا ہے۔ یہاں صرف ان کنوؤں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے رسول اکرم ﷺ کا براہ راست واسطہ تعلق نظر آیا اور جنکا

میٹھا پانی آپ ﷺ کو پسند تھا اور وہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کے لیے مدینہ منورہ لایا جاتا تھا۔ جہاں آپ ﷺ خود بھی تشریف لے جاتے تھے۔

پانی کے ضیاع کی ممانعت: اللہ تعالیٰ نے پانی میں حیات کی تاثیر رکھی ہے اس لیئے پانی پر صرف انسان کا ہی حق نہیں ہے بلکہ جتنا انسان کو حق ہے اتنا دوسری مخلوق کو حق ہے اگر یہ انسان اپنی ضرورت سے زیادہ خرچ کرے گا اسکو اسراف کہا جائے گا۔ اور اسراف اسلام میں جائز نہیں ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

ولاتسرفوا انہ لا یحب المسرفین۔[25]

ترجمہ: "بے جانہ اُڑاؤ۔ اللہ (اسطرح) اُڑا دینے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اسراف سے کیوں کہ دوسروں کے حقوق بھی سلب ہوتے ہیں اور نظام تکوینی میں بھی خلل واقع ہوتا ہے جس سے زمینی نظام میں فساد کا باعث ہوگا اس طرح فساد کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے پانی کی ضیاع کی ممانعت فرمائی

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بسعد وھو یتوضا، فقال: "ما ھذا السرف"؟ فقال: افی الوضوء إسراف؟ قال: "نعم وإن کنت علی نھر جار"[26]

روایات میں ہے کہ ایک صحابی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وضو کر رہے تھے کہ آپ ﷺ ادھر سے گزرے، سعد رضی اللہ عنہ، کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنے اعضاء پر کچھ زیادہ ہی پانی ڈال رہے ہیں، یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: لا سرف، اے سعد، اسراف نہ کرو، سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ کیا پانی میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں اگرچہ تم بہتی نہر پر ہو۔"

رسول اکرم ﷺ نے پانی کی حفاظت میں ہمارے لیے ایک اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا ہے چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک

"مد" مقدار پانی سے وضو فرمالیا کرتے تھے اور ایک "صاع" کی مقدار سے غسل فرمالیا کرتے تھے۔

"مد" یعنی دو ہاتھ بھر کر پانی کی مقدار کو کہتے ہیں۔ لہٰذا ان اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہمیں پانی کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ ایسا سرمایہ ہے جو قیمت سے بالاتر ہے۔ اسکی قیمت کا اندازہ ان لوگوں سے معلوم ہوتا ہے جن علاقوں میں پانی کی قلت ہے تو ہم پر واجب ہے کہ اس نعمت کی قدر کریں۔[27]

پاکستان میں پانی کا تناسب: دنیاوی آبادی سات ارب سے تجاوز کر چکی ہے اور محتاط اندازے کے مطابق 2050ء تک یہ تعداد 9 ارب سے مزید بڑھنے کی توقع ہے۔ جو کہ ہماری بقاء کے لیے شدید خطرہ ثابت ہو سکتی

ہے۔ زمینی تپش میں اضافے کے ساتھ پانی کی قلت کا شکار ممالک پر اس تباہی کے زیادہ اثرات مرتب ہونگے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ پاکستان کا شمار بھی انہیں ممالک میں ہوتا ہے دنیا کا سب سے متاثرہ خطہ سندھ ہو گا۔ دریاؤں پر بندوں کے قیام کی وجہ سے خشک ہو جائے گا نتیجتاً 2050ء تک قحط اور خشک سالی لاکھوں کی آبادی کو نگل جائے گی اور چند ہی گاؤں دریائے سندھ کے کنارے بقاء کی جنگ لڑتے جائیں گے۔ پانی کی سخت قلت کا سامنا کرنے والے ممالک کی عالمی فہرست میں پاکستان کا تیسرا نمبر ہے۔ سن 2050ء تک پاکستان میں پانی کی کمی کا مسئلہ سنگین ترین ہو سکتا ہے۔[28]

موجودہ صورتحال: پاکستان میں موجودہ رسد صرف محدود بلکہ غیر مستقل نوعیت کی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مجموعی دستیابی کو بڑھتی ہوئی آبادی اور ماحولیاتی تبدیلی سے بھی خطرات لاحق ہیں۔ دوسری جانب آبادی اور شہر نشینی کی وجہ سے پانی کی طلب میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس صورت حال کے نتیجے میں پیدا ہونے والا عدم توازن ملک کی پانی کی شدید قلت کی سمت دھکیل رہا ہے۔

قلت آب کی وجوہات: پانی کی ضرورت سب کو ہی ہوتی ہے اور صاف پانی بھی کہیں زیادہ ایک عام شخص کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ جتنی اس چیز کی ضرورت ہے ہمارے ملک میں اس کی اتنی ہی کمی نظر آتی ہے۔ میٹھے پانی کے موجودہ ذخائر میں تیزی سے کمی آرہی ہے جسکی بنیادی وجہ پانی کے وسائل میں بدانتظامی ہے۔

قلت آب کی وجوہات درج ذیل ہیں

1: ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے موسم اور بارشوں کا نظام بُری طرح متاثر ہوا ہے جس کی وجہ سے زمین کے بہت سے حصوں پر بارشیں بہت کم ہو رہی ہیں یا پھر بہت زیادہ علاقے خشک سالی کا شکار ہوتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں نہ پینے کے لیے صاف پانی میسر آسکتا ہے اور نہ ہی کھیتی باڑی کے لیے ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ سے زیر زمین پانی کے ذخیرے بھی تیزی سے کم ہو رہے ہیں۔

2: صنعتی، زرعی اور گھروں کا فضلہ اور دوسرے مضر ماحول کیمیکل میٹھے پانی کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔

3: زراعت کے لیے عالمی سطح پر 70 فیصد استعمال کے برعکس جنابی ایشیاء میں تقریباً 90 سے 95 فیصد میٹھا پانی زراعت کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے جو کہ قلت آب کی ایک اہم وجوہات میں سے ایک ہے۔

4: تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور شہری علاقوں میں ان کی ضرورت کے موافق پانی نہ ہونا ان کی بنیادی وجوہات میں سے ایک اہم وجہ ہے۔

5: زیر زمین گنجائش سے زیادہ پانی کی نکاسی بھی قلت آب کی ایک اہم وجوہ ہے جسکی وجہ سے لاکھوں لوگ زہریلا پانی استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔

6:درجہ حرارت بڑھنے سے غیر متوقع بارشیں، مون سون کا دورانیہ اور سیلابوں کی شرح بڑھ رہی ہے جسکی وجہ سے صاف پانی کی قلت ہو رہی ہے۔

7:پانی کے وسائل اور استعمال میں بدانتظامی زیرزمین میں مسلسل کمی، زراعت کے پانی کی تقسیم کا متروک اسٹرکچر قلت آب کی ایک اہم وجہ ہے۔

8:ڈیم، نہریں، تالاب اور کنویں وہ ذرائع ہیں جن میں پانی ذخیرہ کیا جاسکتا ہے تاہم افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ قیام پاکستان سے اب تک پانی ذخیرہ کرنے کے ان ذرائع میں کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں کیا گیا۔

9: دنیا میں سب سے زیادہ پانی استعمال کرنیوالے ممالک کی فہرست میں پاکستان چوتھے نمبر پر ہے پاکستان میں ہر سال تقریباً21 ارب کا پانی ضائع ہوتا ہے۔ پانی کا ضرورت سے زیادہ استعمال گھروں میں خواتین کے حد سے زیادہ پانی ضائع کرنا بھی پانی کی کمی کی وجوہات میں سے ایک اہم وجہ ہے۔

10 : قرآن مجید میں متعدد مقامات پر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ خدا سے بغاوت کی روش صرف آخرت میں ہی نہیں، دنیا میں بھی انسان کی زندگی کو تنگ کر دیتی ہے۔ موجودہ دور میں گناہوں کی کثرت اور نافرمانی بارشوں کی کمی کی اہم وجہ ہے۔[29]

قلت آب کے نقصانات: پانی کی قلت کے سبب جو نقصانات سامنے آئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

ہم اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتے کہ پانی زندگی کی اہم ضرورت ہی نہیں بلکہ یہ ہماری سماجی وراثت بھی ہے، جسکے بحران نے ہماری انسانیت اور سماجیت کے درمیان بھی بحران پیدا کر دیا ہے۔

ماہرین کی پیشن گوئی کے مطابق اگر تیسری جنگ ہوئی تو وہ پانی کے لیے ہوگی اور سب لوگ اسے خریدنے پر مجبور ہونگے۔

مستقبل میں پانی کے کے شدید بحران کے نتیجہ کے باعث نہ صرف زراعت کا شعبہ شدید متاثر ہوگا۔ بلکہ صنعتی شعبہ اور بجلی کا بحران شدید تر ہو جائے گا۔

ماحولیات کو نظر انداز کیے جانے کا ہی انجام سامنے آرہا ہے کہ زمین کی تپش برھتی جارہی ہے۔

غربت کے بعد سب سے زیادہ قتل پانی کے تنازعات پر ہوتے ہیں۔

پانی نہ ہو تو سب کچھ برباد اور ملیامیٹ ہو جائے اور کرہ ارض سے حیات کا خاتمہ ہو جائے۔

پانی کی قلت ملک کو تباہی کی طرف بھی دھکیل سکتی ہے۔

جراثیمی بیماریوں بالخصوص آنتوں کی سوزش، قبض اور بواسیر پھیلنے کا سب سے بڑا ذریعہ گندا پانی ہے۔[30]

عصر حاضر میں قلت آب کا سد باب نبوی ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں:
آپ ﷺ نے پانی کے تحفظ کو بڑی اہمیت دی ہے، سو کر اٹھنے کے بعد دھوئے بغیر برتن میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت وارد ہے۔ یہاں تک کہ برتن میں سانس لے کر پینا بھی ممنوع ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا شرب احدكم فلا يتنفس فى الإناء [31]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیئے تو پینے کے (برتن میں) پانی پیتے ہوئے سانس نہ لے"

کیوں کہ سانس کے ذریعے جراثیم پانی کے برتن مین داخل ہو سکتے ہیں، جس سے بچا ہوا پانی بھی گندا ہو سکتا ہے۔ اسی طرح پانی کی طہارت اور پاکی سے متعلق فرمایا۔

إذا استيقظ من النوم من الليل فادخل يده فى وضوئه قبل ان يغسلها، فاعجب إلى ان يهريق الماء، وقال إسحاق: إذا استيقظ من النوم بالليل اوبالنهار، فلا يدخل يده فى وضوئه حتى يغسلها[32]

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :جب تم میں سے کوئی رات کو نیند سے اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اس پر دو یا تین بار پانی نہ ڈال لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات میں کہاں کہاں رہا ہے"

نبی پاک ﷺ کا بارش کے لیے دُعا کرنا: حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنے اور اہل و عیال کی بھوک کی شکایت کی چنانچہ آپ ﷺ نے دُعائے استسقاء کی۔ نماز استسقاء سنت موکدہ ہے۔ اور ابھی آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک روبہ آسماں ہی تھے کہ مدینہ میں شدید بارش کا آغاز ہو گیا۔ لہٰذا استسقاء ایک دینی عمل ہے۔ دنیا بھر میں رائج پانی بچانے کے جدید طریقے: تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور انسانی سرگرمیوں کی بدولت دنیا بھر میں پینے کے صاف پانی کی قلت سنگین شکل اختیار کرتی جارہی ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک نے مستقبل میں پانی جیسی نعمت کی محرومی سے بچنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کرر کھا ہے۔ کچھ ممالک سمندری پانی کو میٹھا بنانے کی تگ و دو میں ہیں تو کچھ ممالک پانی کو ری سائیکل کر رہے ہیں۔ پانی بچانے کے چند اہم طریقے درج ذیل ہیں۔ ڈی سیلی نیشن (سمندری پانی کو میٹھا بنانا): ڈی سیلی نیشن ایک ایسا طریقہ ہے جس میں کھارے پانی سے نمک نکال کر اور دیگر معدنی اشیاء نکال کر اسے پینے کے قابل بنایا جاتا ہے اس طریقہ کار کو سیم لگی زرعی زمین سے نمک نکال کر اسے قابل کاشت بنانے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ کار انسانی استعمال کے لیے تازہ پانی کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ میٹھے پانی کے حصول کے دیگر طریقوں کی نسبت یہ تھوڑا مہنگا طریقہ ہے۔

جیو تھرمل توانائی سے پانی کا حصول: یونان نے میٹھے پانی کے حصول کے لیے ایک نیا طریقہ استعمال کیا ہے یونان جزیرے میلوس کا محل وقوع آتش فشانی چٹان پر ہونے کی وجہ سے جیو تھرمل توانائی کے لیے بہترین ہے۔ یونان اپنے اس جزیرے میں امین کے اندر سے آتش فشانی چٹانوں سے نکلنے والی حرارت کو پانی میں تبدیل کر رہا ہے۔ اس طریقہ کار کے تحت گرم پانی کو زیر زمین نصب پائپوں سے گزارا جاتا ہے۔ اور گرم پانی سے نکلنے والی بھاپ دیواروں پر موجود چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے ایک جگہ جمع ہو کر صاف پانی کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ بعد ازاں اس پانی کو جمع کر کے پینے کے اور زرعی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ڈیموں کی تعمیر: ڈیم کو پانی بچانے کے کیے سب سے موثر طریقہ سمجھا جاتا ہے دنیا بھر میں اس وقت 48 ہزار سے زائد بڑے ڈیمز آپریشنل ہیں۔ جبکہ لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی توانائی کے حصول اور سیلاب سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے ڈیموں کی تعمیر جاری ہے۔ لیکن پاکستان میں ڈیموں کی تعمیر ایک سیاسی مسئلہ بنا دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پانی کا بحران دن بدن شدید ہوتا جارہا ہے۔[33]

زراعت میں پانی کا ضیاع اور جدید نظام آب پاشی: اقوام متحدہ کے ادارے برائے خوراک وزارعت کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا بھر کا ستر فیصد پانی زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ زراعت میں پانی کی اہمیت مسلمہ ہے اور میٹھے پانی کا سب سے زیادہ استعمال زرعی مقاصد میں ہی ہوتا ہے۔ پاکستان میں نصف سے زائد آبپاشی کے پرانے نظام کی وجہ سے پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ دنیا بھر کے زراعت میں پانی کے بچانے کے لیے اسپرنکلز اور ڈرپ ایری گیشن جیسے جدید طریقے استعمال کیے جارہے ہیں۔[34]

ڈرپ ایری گیشن (Drip Irrigation): یہ ایک ایسا جدید طریقہ ہے جس مین ایک نوزل کے ذریعے پودے کی جڑوں میں آہستہ آہستہ پانی ڈالا جاتا ہے اسکا مقصد زراعت میں پانی کے ضیاع کو کم سے کم کرنا ہے اس طریقہ کار میں پانی کو آلودہ پائپ، ٹیوبز کے نیٹ ورک کے ذریعے پانی تقسیم کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں زرعی نظام میں بہتری لانے اور پانی بچانے کے لیے ڈرپ ایری گیشن کا محدود استعمال کافی عرصے سے جاری ہے۔

اسپرنکلر ایری گیشن (Sprinkler Irrigation) طریقہ کار میں بارش کا انداز استعمال کرتے ہوئے پانی کے پائپوں کو ایک مخصوص طریقہ سے تھوڑے فاصلے سے لگایا جاتا ہے۔ پانی پائپ کے سرے پر موجود نوزل سے ہلکی پھوار کی شکل میں نکل کر اطراف کے رقبے کو پانی فراہم کرتی ہے۔ اس طریقہ کار کو زیادہ تر زراعت، گھر کے باغیچوں، گالف کورس اور پارکس وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

پالیسی اصلاحات کی ضرورت

پاکستان الحمدللہ صاف پانی کے لحاظ سے دنیا کے امیر ممالک میں شامل ہے۔ دنیا کے صرف تیس پینتیس ملک ہم سے زیادہ پانی رکھتے ہیں۔ ہمارے پاس ہماری ضرورت کا سارا پانی موجود ہے لیکن ہماری واٹر مینیجمنٹ انتہائی غیر تسلی بخش ہے۔ زراعت ہمارا کم از کم نوے فی صد سے زیادہ پانی پی جاتی ہے جس میں سے آدھا پانی ہم زمین سے پمپ کرتے ہیں۔ اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہم زراعت میں جدید ٹیکنالوجی اور ایجادات کا سہارا لیتے ہوئے مائکرو مینیجمنٹ اور ہر پودے کے لیول تک جائیں تاکہ فلڈ اری گیشن کے موجودہ طریقے سے ضائع ہونے والا پانی بچ سکے۔

اس سلسلے میں اب تک کی جانے والی ساری کوششیں انتہائی ایمانداری سے ناکام ہو چکی ہیں۔ ہمارا زیادہ تر کسان بے وسیلہ اور کم پڑھا لکھا ہے اور پائپ سسٹم کے منصوبے بناتے ہوئے اسے چلانے اور مرمت کرنے یا پھر اس کے اسپئیر پارٹس کی آسانی سے دستیابی کے بارے میں نہیں سوچا جاتا۔

پانی کے قدرتی ذریعے کا انتظام کرنے کے لیے ایسی پالیسیوں کی ضرورت ہے جن میں زیادہ پیداواری، مساویانہ اور پائیداری استعمال کو یقینی بنایا جائے اس کے لیے کئی قسم کے اقدامات کرنے ہوں گے۔ جن میں قیمتوں میں بہتری لانا اور انفرااسٹرکچر میں سرمایہ کاری شامل ہیں۔ پانی کے نرخوں میں اضافہ کر کے اسکو اپریشن اور تعمیر و مرمت کی لاگت کے مطابق بنایا جائے۔ نظام میں پانی کے زیادہ نقصانات کو کم از کم کرنے کے لیے نہروں کو پختہ بنانے اور انکی تعمیر و مرمت کرنے کی ضرورت ہے۔

مناسب ٹیلی میٹر نظام کے زریعے صوبوں کے درمیان ثالثی کے لیے ارسا کے کردار کو تقویت دینا اور اسکے تنازع کو حل کرنے کی صلاحیت کو کم کرنا ہے مستقبل میں پانی کی قلت کو حل کرنے کے لیے تنازعات کا حل ضروری ہے۔ پانی کی مناسب فراہمی یقینی بنانے کے لیے گھریلو، صنعتی اور زرعی فضلے کا مناسب اخراج ضروری ہے۔ چونکہ پانی ملک کا ایک اہم مسئلہ ہے اسلیے ضروری ہے کہ اسکے تحفظ کی اہمیت کے متعلق اگاہی پیدا کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے۔[35]

خلاصہ بحث

پانی انسان کی بنیادی ضرورت ہے بلکہ تمام جانوروں پیڑ، پودے اور وہ تمام چیزیں جن میں بقاء حیات کا عنصر پایا جاتا ہے ان کی بقاء اور افزائش کا انحصار پانی پر ہے پانی کے بغیر انکی زندگی اور بقاء کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ گویا تمام جاندار اشیاء میں جان اور روح کو باقی رکھنے کے لیے پانی اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ جتنی اس چیز کی ضرورت ہے دنیا میں اتنی اس کی کمی نظر آتی ہے۔

دور حاضر میں دنیا کو بہت سے مسائل درپیش ہیں جو دنیا کو سنگین مسائل کی طرف لے جارہے ہیں دیگر معاشرتی مسائل کے علاوہ اس وقت پوری دنیا کو پانی کے بحران کا سامنا ہے جو اس وقت شدت اختیار کر چکا ہے۔ دنیا کو بالعموم اور پاکستان کو بالخصوص زرعی ملک ہونے کے باعث پانی کی شدید ضرورت ہے۔ لیکن پاکستان میں پانی کی قلت خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی، شہروں کی طرف نقل مکانی، حکومتوں کی کوتاہیوں اور موسمیاتی تبدیلیوں نے پاکستان کو پانی کی شدید قلت کا شکار کر دیا ہے۔

پاکستان کے تین بڑے آبی ذخائر سانگلا، تربیلا اور چشمہ میں صرف تیس دن کا پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت رہ گی ہے۔ پانچ کروڑ پاکستانی آلودہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ بارشیں ہوتی ہیں دریا بھر جاتے ہیں سیلاب آتے ہیں۔ اور ملک مزید تباہی کا شکار ہو جاتا ہے لیکن اس نعمت خداوندی کو لوگوں کے فائدہ کے لیے محفوظ نہیں کیا جاتا۔ ماہرین نے صرف اپنے علاقوں کی مخصوص صورتحال کو مدنظر رکھ کر ہی پانی کی قلت کے سدباب کی تجاویز اور آراء پیش کی ہیں جو ایک علاقہ اور تہذیب کے لیے کافی ہیں۔ لیکن پوری دنیا کے پانی کے بحران سے نمٹنے کے لیے کافی نہیں۔

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ رب ذوالجلال کی نازل کردہ کتاب قرآن مجید اور حکمت مطہرہ کی آئینہ دار ہے۔ جسکی اتباع اور پیروی محبت الٰہی کی ضامن ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ انوار وفیوض کا سرچشمہ ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرکے تمام مسائل کا حل تلاش کیا جاسکتا ہے خواہ وہ مسائل دینی ہوں یا معاشرتی کسی بھی طرح کے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ریاست مدینہ میں پانی کے بحران کا حل پانی کے ذخائر کی دریافت وکھدائی تک محدود نہیں کیا بلکہ اسکے لیے قدم قدم پر رہنمائی کی کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کس طرح استفادہ کیا جائے۔ اور کیسے محفوظ رکھا جائے۔

آپ ﷺ کی خواہش پر حضرت عثمان ﷺ نے بیئر رومہ کا کنواں وقف عام کر دیا، آپ ﷺ نے پانی کے ضیاع کی سخت ممانعت فرمائی۔ احادیث مبارکہ سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ کنویں کھدوانا اور نہر جاری کروانا ایسا عمل ہے جسکا اجر مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ سنت نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے پانی کے ضیاع کو روکا جائے پانی سے متعلق قوانین کو جدید دور کے مطابق ڈھالنا ہوگا، بے ہنگم طور پر زیر زمین پانی کی نکاسی پر پابندی عائد کی جائے، سرکاری طور پر بہم پہنچائے جانے والے پانی کی قیمت کا حقیقت پسندانہ تعین کرنا ہوگا۔ تاکہ اسکی بے قدری رُک سکے۔ پانی کے گھریلو

،زرعی اور صنعتی استعمال میں سائنسی انداز اپنانا ہو گا، گندے پانی کو اچھی طرح صاف کر کے استعمال کے قابل بنایا جائے پانی کے ضیاع پر سزاؤں کی نشاندہی کی جانی چاہیئے تا کہ پانی کی قلت کو کم کیا جاسکے۔
اس بات کا اندیشہ بھی ہے کہ پانی کے لیے دنیا کے ممالک ایک دوسرے کا خون بہانا شروع کر دیں گے۔ ایسا نہیں کہ صرف غریب اور پسماندہ ملکوں میں ہی پانی ضائع کیا جاتا ہے بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی یہی صورتحال ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ پانی کو بچانے کے لیے پوری دنیا کو فوری طور پر آگاہ کرنا ہو گا۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو بہت جلد دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ صحرا میں تبدیل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی نعمتوں کی قدر کرنے کی توفیق دے اور نعمتوں کی ناقدری اور ضائع ہونے سے بچائے۔ آمین ثم آمین

نتائج وسفارشات

زندگی کو بچانے کے لیے میٹھے پانی کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئیے۔
پانی کے دستیاب وسائل اور بارش کے پانی کو جو کہ کرہ ارض میں میٹھے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اسکو ضائع ہونے سے بچانے کے لیئے ضروری اقدامات کرنا ناگزیر ہے۔
پانی کے متعلق قوانین کو جدید دور کے مطابق ڈھالنے اور ان میں ترمیم کی از بس ضرورت ہے۔ بے ہنگم طور پر زیر زمین پانی کی نکاسی کے لیئے بہتر لائحہ عمل طے کرنا ضروری ہے۔
میٹھے پانی کے غیر انسانی استعمال سے متعلق قوانین بنانے چاہئیں اور سرکاری سطح پر صنعتی، تعمیراتی، گاڑیوں، گھروں کی دھلائی پر مکمل پابندی لگانی چاہیئے تا کہ پانی کے ضیاع اور اسراف کو روکا جاسکے۔
صنعتی، زرعی اور گھروں کے فضلہ زدہ اور مضر ماحول کیمیکل والے پانی میں شامل ہونے سے قبل صاف کرنے کے مکمل انتظامات کرنے چاہئیں تا کہ صاف پانی اور گندے پانی کو خلط ملط ہونے سے بچایا جاسکے۔
پانی کی سپلائی لائنوں کو ٹھیک حالت میں رکھنا از حد ضروری ہے کیونکہ پائپوں کی لیکج کی وجہ سے صاف اور فضلہ زدہ پانی آپس میں خلط ملط ہو رہے ہیں جس سے نہ صرف پانی کا ضیاع ہو رہا ہے بلکہ مختلف قسم کی بیماریاں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔
سرکاری طور پر بہم پہنچانے والے پانی کی قیمت کا حقیقت پسندانہ تعین کرنا ہو گا تا کہ اسکی بے قدری اور ضیاع کو روکا جاسکے۔
زرعی مقاصد کے لیے 70 سے 94 فیصد میٹھا پانی استعمال ہوتا ہے جدید طرز اپنانے سے یہ شرح 50 فیصد تک آسکتی ہے۔ اس کے لیئے ہنگامی بنیادوں پر اصلاحات کی ضرورت ہے۔ تا کہ میٹھے پانی کو بچایا جاسکے۔

صنعتی پانی کے استعمال کو باقاعدہ بنانے سے آلودگی کا خاتمہ ممکن ہے جس سے میٹھا پانی دیگر مقاصد کے لیے زیادہ ہونا ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

سب سے زیادہ آلودگی کے خاتمے، ایسی فصلوں کی کاشت جن میں کم سے کم پانی درکار ہو، موسم تغیرات اور ماحولیاتی تبدیلیوں پر توجہ دینے کی فوری ضرورت ہے۔ تاکہ گلیشیرز کے حد سے زیادہ پگھلاؤ، سطح سمندر اور صنعتی استعمال میں سائنسی انداز اپنایا جاسکے۔

اسکے ساتھ ساتھ ہمیں پانی کے استعمال سے متعلق عوام کے رویوں میں تبدیلی لانے اور ان میں شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ ان اقدامات سے ہم آئندہ نسلوں کے لیے قدرت کی اس نعمت اور بنیادی ضرورت کو بچانے میں کامیاب ہوسکیں گے۔

وضو کرتے وقت پانی کا استعمال کم سے کم کرنے کی طرف توجہ مبذول کروانے کی ضرورت ہے تاکہ پانی کو زیادہ سے زیادہ بچایا جاسکے۔

پانی کے تحفظ کے لیے غیر معاشی ترغیبات کے علاوہ پانی کے ضیاع پر سزاؤں کی نشاندہی بھی کی جاسکتی ہے۔

زمینی پانی کی پمپنگ پر پابندی لگا کر اسے ریاست کی ملکیت (اسٹیٹ اون کردیا جائے) اچھی نسل کی فصلیں لگا کر فی ایکڑ پیداوار بڑھائی جائے۔ آبادی کنٹرول کی جائے۔ شہروں، گھروں اور کارخانوں میں استعمال ہونے والا پانی ہر سطح پر بچایا جائے۔ کارواش سروس اسٹیشنز یا گھروں میں پائپ سے گاڑیاں دھونے پر مکمل پابندی ہو۔ گھروں کے فرش پائپ سے نہ دھوئے جائیں۔ گھروں کا نیلا پانی جیسے وضو کا پانی یا سبزی دھونے والا پانی پودوں کو لگا کر ری سائیکل کیا جائے۔ وضو کا پانی ری سائیکل (دوبارہ استعمال) ہو۔ بارش کے پانی کو گھروں، میدانوں اور ویرانوں میں ذخیرہ کرنے اور اس سے زیر زمین پانی میں جذب کرنے کے لئے اقدامات ہوں۔

سب سے اہم بات کہ پانی کی اہمیت اور اس کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے ہمارے اسکولوں، کالجوں، مدرسوں اور جامعات میں ہر کلاس میں خصوصی مضامین پڑھائے جائیں۔ سوشل میڈیا پر آگاہی پھیلائی جائے۔ اس سلسلے میں خواتین کا کردار سب سے اہم ہے جو گھروں کی واٹر مینیجمنٹ کا کنٹرول سنبھال سکتی ہیں اور بچوں کی چھوٹی عمر سے ہی پانی دوست تربیت کر سکتی ہیں۔

حوالہ جات

[1] https:ur.wikipedia.org,7-2-2019,4:20PM

[2] مرتضیٰ زبیدی محمد بن عبدالرزاق الحسینی، تاج العروس من جواہر القاموس، دارالھدایہ، جلد39، ص:576

Murtaża Zubaidi Muḥammad bin Abdul Razzaq alhusainī, Tāaj ul Uroos min Jwahir

ul qamoos ,Dar ul Hīdaya, Vol.39,pp576

[3] ابو بکر محمد بن الحسن بن درید الازدی، جمھرۃ اللغۃ دار العلم للملابین، بیروت 1987ء، ص:248

Abu Bakar Muhammad bin Alhassān bin dared alazdavi jamharatul allughā,Dar alīlm lilmlabeen , Bāiroot1987,pp248

[4] ایضاً ص:248 Ibid : 248

[5] ابو بکر احمد بن علی، لسان العرب، دار صادر بیروت لبنان، طبع ثالثہ 1414ھ، جلد:13، ص:543

Abu Bakar Ahmaad bin Ali , Līsan al arāb, dar Sadīr al Bairoot Labnān ,1414ah,Vol. 13, pp 543

[6] http://www.urdunic .com ,7-2-2019,4:14PM

[7] الجرجانی، علی بن محمد بن علی، التعریفات، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، الطبعۃ: الاولیٰ، 1403ھ، 1983م، ج:1، ص:195

Aljurjani ,Ali bin Muhammad bin Ali , al taarīfat,Dar al kutub alilmiya,Baīroot Labnan, 1983,vol.1,pp195

[8] القرآن، ق(50): 9 Al- Qurān, 50:09

[9] القرآن، الانعام(06):99 Al- Qurān, 06:99

[10] القرآن، الانفال(08):11 Al- Qurān, 08:11

[11] القرآن، ابراہیم(14):33 Al- Qurān, 14:33

[12] الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن سورہ بن شداد، جامع ترمذی، كتاب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، حدیث:3490

Altermazī , Abū Eisa Muḥammad bin Sourāh bin Shaddād ,Jaam'a Tirmazī, Kitāb al Da'awat a'n Rasool Allah ﷺ *Ḥadīth :3490*

[13] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد: كِتَاب الزَّكَاةِ، باب فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ، حدیث نمبر 1681

Abu Dawōd Salmān bin Asha'at, *Al-Sunan,* kitab Al Zakat , Bab fi suqiyal maa ,*Ḥadīth : 1681*

[14] ابو داؤد، سنن ابی داؤد، كِتَاب الزَّكَاةِ ، باب فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ، حدیث نمبر 1679

Abu Dawōd Salmān bin Asha'at, *Al-Sunan,* kitab Al Zakat , Bab fi suqiyal maa ,*Ḥadīth : 1679*

[15] ابو داؤد، سنن ابی داؤد، كِتَابُ الْإِجَارَةِ، باب فِي مَنْعِ الْمَاءِ، حدیث نمبر 3477

Abu Dawōd Salmān bin Asha'at, *Al-Sunan,* kitab Al Ijara, Bab fi Muni al maa ,*Ḥadīth : 3477*

[16] ابو داؤد، سنن ابی داؤد، كِتَابُ الْإِجَارَةِ ، باب فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ ، حدیث نمبر 3478

Abu Dawōd Salmān bin Asha'at, *Al-Sunan,* kitab Al Ijara, Bab fi Muni al maa ,*Ḥadīth : 3478*

[17] https://urduvoa.com ,1-4-2019,1:29PM

[18] https://atta.rahaman .com , 27-3-2019,10:00AM

[19] پروفیسر یٰسین مظہر صدیقی، عہد نبوی ﷺ میں تمدن، دار النوادر لاہور، منیٹر پرنٹر، 1432ھ، 2011ء، ص:255

Professor, Yāseen Maẓhar ṣiddiqi, Ehed Nabvī ﷺ main Tamādun, Dar Al nāwadir , Lahore, Mneeter Printer,2011,pp255

[20] محمد عبد المعبود، تاریخ المکہ المکرمہ، مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، جلد اول، ص:341، 342

Muḥammad a’bed al m’abūd, Tareekh al Makka al Mukarma ,Maktaba Rehmania iqra center Ghazni Street Urdu Bazar Lahore , vol.1,pp341,342

[21] القرآن، آل عمران(03):96

Al- Qurān, 03:96

[22] پروفیسر یٰسین مظہر صدیقی، عہد نبوی ﷺ میں تمدن، ص:256، 255

Professor, Yāseen Maẓhar ṣiddiqi, Ehed Nābvi ﷺ main Tamādun, ,pp255,256

[23] ایضا:ص:256، 257

Ibid :256,257

[24] ایضا:ص:257، 258

Ibid: 257,258

[25] القرآن، انعام(06):141

Al- Qurān, 06: 141

[26] ابن ماجہ، محمد بن یزید، ابو عبداللہ، سنن ابن ماجہ:كتاب الطهارة وسننها ، بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَصْدِ فِي الْوَضُوءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّعَدِّي فِيهِ ،حدیث نمبر 425

Ibn Maaja, Muhammad bin yazeed , Abū a’bdullah ,al Sunnan, Kitab al Taharah wa minha ,Bab maa jaa fi alqasad fī al wūzū , *Ḥadīth : 425*

[27] From .mohaddis.com,10-4-19,11:30AM

[28] https;//atta.ur.rahaman.com,27-3-2019,9;45AM

[29] https://www.dw.com, 11-4-2019, 11: 20 AM

[30] https://csdw.org, 15-8-2021,8: 20 AM

[31] البخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحيح ، كِتَاب الْأَشْرِبَةِ، بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الإِنَاءِ، حدیث نمبر 5630

Al bukhārī, Muhammad bin Isma ̄ īl, Abū Abdullah, Al Jāmiul ṣahīh, Kitāb ul ashribah, bāb al nahi an alnafs fi al anaai , *Ḥadīth : 5630*

[32] الترمذی ،محمد بن عیسی ابو عیسیٰ ،السنن، ابواب الطهارة ، بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ، حدیث نمبر 24

Al Tirmāzi,Muhammad bin E’ isa abu E’ isa ,alsunān, Abwāb al tahārah, Bab Mā jaā Izā Istaiqazā Ahadākum min Manāmaihi …, *Ḥadīth :24*

[33] https:// www. Express.pk , 7-8-21, 10: 15 AM

[34] https://www.express.pk ,7-8-21, 10:15 AM

[35] https://www.express .pk,7-8-2021, 10:15 AM